اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

The Daily

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

دار الامان قادیان

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

قیمت تین پیسے

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۹ | ۲۷ ہجرت ۱۳۲۰ ہش | ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ | ۲۷ مئی ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۱۹

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تبصرہ عراق کے حالات پر

آل انڈیا ریڈیو سٹیشن لاہور سے تقریر

قادیان ۲۵ مئی ۔ آج آٹھ بجکر پچاس منٹ پر لاہور کے آل انڈیا ریڈیو سٹیشن سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی حسب ذیل تقریر سنی گئی۔ حضور نے تقریر بذات خود لاہور ریڈیو سٹیشن میں فرمائی۔ اور اسے دہلی اور لکھنؤ کے سٹیشنوں سے بھی نشر کیا گیا ؛

مسلمانوں کے لئے خوشکن یادگار

عراق کی موجودہ شورش دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے بھی اور ہندوستانیوں کے لئے بھی تشویش کا موجب ہو رہی ہے عراق کا دار الخلافہ بغداد اور اسکی بندرگاہ بصرہ اور اس کے تیل کے چشموں کا مرکز موصل ایسے مقامات ہیں۔ جن کے نام سے ایک مسلمان اپنے بچپن سے ہی روشناس ہو جاتا ہے۔ بنو عباس کی حکومت علوم و فنون کی ترقی کو مدنظر رکھتے ہوئے طبعاً مسلمانوں کے لئے ایک خوشکن یادگار ہے۔ لیکن الف لیلہ جو عربی علوم کی طرف توجہ کرنے والے بچوں کی بہترین دوست ہے۔ اس نے تو بغداد اور بصرہ اور موصل کو ان سے اس طرح روشناس کر دکھا ہے۔ کہ آنکھیں بند کرتے ہی بغداد کے بازار اور بصرہ کی گلیاں اور موصل کی سرائیں ان کے سامنے اس طرح آکھڑی ہوتی ہیں گویا کہ انہوں نے ساری عمر انہی میں بسر کی ہے۔

اپنی نسبت

میں اپنی نسبت تو یہاں تک کہہ سکتا ہوں کہ بچپن میں بغداد اور بصرہ مجھے لنڈن اور پیرس سے کہیں زیادہ دلکش نظر آیا کرتے تھے۔ کیونکہ اول الذکر میرے علم کی دیواروں کے اندر بند تھے۔ اور ثانی الذکر میری قوت واہمہ کے ساتھ تمام عالم میں پرواز کرتے نظر آتے تھے۔ جب ذرا بڑے ہوئے تو علم حدیث نے امام احمد بن حنبل کو۔ فقہ نے امام ابو حنیفہ اور امام یوسف کو۔ تصوف نے جنید۔ شبلی اور سید عبد القادر جیلانی کو تاریخ نے۔ عبد الرحمٰن وابن قیم کو۔ علم اندلس نے نظام الدین طوسی کو۔ ادب نے مبرد سیبویہ۔ جریر اور فرزدق کو۔ سیاست نے ہارون مامون اور ملک شاہ جیسے لوگوں کو جو اپنے اپنے دائرہ میں یادگار زمانہ تھے اور ہیں۔ ایک ایک کرکے آنکھوں کے سامنے لاکر اس طرح کھڑا کیا۔ کہ اب تک ان کے کمالات کے مشاہدہ سے دل امیدوں سے پُر ہیں۔ اور افکار بلند پروازیوں میں مشغول۔

مسلمانوں کے دل دُکھے بغیر نہیں رہ سکتے

ان کمالات کے مظہر اور ان دلکشیوں کے پیدا کرنے والے عراق میں فتنہ کے ظاہر ہونے پر مسلمانوں کے دل دُکھے بغیر کس طرح رہ سکتے ہیں؟ کیا ان ہزاروں بزرگوں کے مقابر جو دنیوی نہیں روحانی رشتہ سے ہمارے ساتھ منسلک ہیں۔ ان پر بمباری کا خطرہ ہمیں بے فکر رہنے دے سکتا ہے؟

عراق سنی اور شیعہ دونوں کے بزرگوں کے مقدس مقامات کا جامع ہے، وہ مقام کے لحاظ سے بھی اسلامی دنیا کے قلب میں واقع ہے۔ پس اس کا امن ہر مسلمان کا مقصود ہے۔ آج وہ امن خطرہ میں پڑ رہا ہے۔ اور دنیا کے مسلمان اس پر خاموش نہیں رہ سکتے۔ اور وہ خاموش نہیں ہیں۔ دنیا کے ہر گوشہ کے مسلمان اس وقت گھبراہٹ ظاہر کر رہے ہیں۔ اور ان کی یہ گھبراہٹ بجا ہے۔ کیونکہ وہ جنگ جس کے تصفیہ کی افریقہ کے صحرا اور میڈیٹرینین کے سمندر میں امید کی جاتی تھی۔ اب وہ مسلمانوں کے گھروں میں لڑی جائے گی۔ اب ہماری مساجد کے صحن اور ہمارے بزرگوں کے مقابر کے احاطے اس کی آماجگاہ بنیں گے اور یہ سب کو معلوم ہے کہ جرمنوں نے جن ملکوں پر قبضہ جما رکھا ہے۔ ان کی کیا حالت ہو رہی ہے۔ اگر شیخ رشید علی جیلانی اور ان کے ساتھی جرمنی سے سازباز نہ کرتے۔ تو اسلامی دنیا کے لئے یہ خطرہ پیدا نہ ہوتا۔

عراق میں فتنہ کا نتیجہ

اس فتنہ کے نتیجہ میں ٹرکی گھر گیا ہے۔ ایران کے دروازہ پر جنگ آگئی ہے۔ شام جنگ کا راستہ بن گیا ہے۔ عراق جنگ کی آماجگاہ ہو گیا ہے۔ افغانستان جنگ کے دروازہ پر آکھڑا ہوا ہے۔ اور سب سے بڑا خطرہ یہ پیدا ہو گیا ہے کہ وہ مقامات جو ہمیں ہمارے وطنوں۔ ہماری جانوں اور ہماری عزتوں سے بھی زیادہ عزیز ہیں، جنگ عین ان کی سرحدوں تک آگئی ہے۔ وہ بے فصیلوں کے مقدس مقامات

وہ ظاہری حفاظت کے سامانوں سے خالی جگہیں، جن کی دیواروں سے ہمارے دل لگے رہتے ہیں، اب بم باروں اور چھاپہ مار طیاروں کی زد میں ہیں۔ اور یہ سب کچھ ہمارے ہی چند بھائیوں کی غلطی سے ہوا ہے۔ کیونکہ ان کی اس غلطی سے پہلے جنگ ان مقاماتِ مقدسہ سے سینکڑوں میل پرے تھی۔

ہر مسلمان کا فرض

ان حالات میں ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس فتنہ کو اس کی ابتداء میں ہی دبا دینے کی کوشش کرے۔ ابھی وقت ہے۔ کہ جنگ کو پرے دھکیل دیا جائے۔ کیونکہ ابھی تک عراق اور شام میں جرمنی اور اٹلی کی فوجیں کسی بڑی تعداد میں داخل نہیں ہوئیں۔ اگر خدانخواستہ بڑی تعداد میں فوجیں یہاں داخل ہوگئیں۔ تو یہ کام آسان نہ رہے گا۔ جنگ کی آگ سرعت کے ساتھ عرب کے صحراؤں میں پھیل جائے گی۔

فتنہ کا مقابلہ کس طرح کرنا چاہیئے

اس فتنہ کا مقابلہ شیخ رشید علی صاحب مفتی یروشلم کو گالیاں دینے سے نہیں لیا جاسکتا۔ انہیں غدار کہکر ہم اس آگ کو نہیں بجھا سکتے۔ میں شیخ رشید صاحب کو نہیں جانتا لیکن مفتی صاحب کا ذاتی طور پر واقف ہوں۔ میرے نزدیک وہ نیک نیت آدمی ہیں۔ اور ان کی مخالفت کی یہ وجہ نہیں کہ اُن کو جرمنی والوں نے خرید لیا ہے۔ بلکہ انکی مخالفت کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ وہ سمجھتے ہیں کہ جنگ عظیم میں جو وعدے اتحادیوں نے عربوں سے کئے تھے۔ وہ پورے نہیں کئے گئے ان لوگوں کو بُرا کہنے سے صرف یہ نتیجہ نکلے گا کہ ان کے واقف اور دوست اشتعال میں آ جائیں گے۔ کیونکہ جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اپنے تجربے کی بنا پر دیانتدار سمجھتا ہے۔ تو جب کوئی اس دوسرے شخص پر بددیانتی کا الزام لگائے تو خواہ جس فعل کی وجہ سے بددیانتی کا الزام لگایا گیا ہو۔ بُرا ہی کیوں نہ ہو۔ چونکہ اس پہلے شخص کے نزدیک وہ فعل بددیانتی کے باعث سے نہیں ہوتا۔ وہ اس الزام کی وجہ سے جسے وہ غلط خیال کرتا ہے۔ اس دوسرے مجرم شخص سے ہمدردی کرنے لگتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ اس کے افعال میں شریک ہوجاتا ہے۔ پس ان مزاروں لاکھوں لوگوں کو جو عالم اسلامی میں شیخ رشید اور مفتی یروشلم سے حسن ظنی رکھتے ہیں ٹھوکر اور ابتلاء سے بچانے کے لئے ہمارا فرض ہے کہ اس نازک موقعہ پر اپنی طبائع کو جوش میں نہ آنے دیں۔ اور جو بات کہیں۔ اسمیں صرف اصلاح کا پہلو مدنظر ہو۔ اظہار غضب مقصود نہ ہو۔ تاکہ فتنہ کم ہو۔ بڑھے نہیں۔

عراق میں کس طرح امن قائم ہوسکتا ہے

یاد رہے۔ کہ اس فتنہ کے بارہ میں ہمارے لئے اسقدر سمجھ لینا کافی ہے۔ کہ شیخ رشید علی صاحب اور ان کے رفقاء کا یہ فعل اسلامی ملکوں اور اسلامی مقدس مقامات کے امن کو خطرہ میں ڈالنے کا موجب ہوا ہے۔ ہمیں انکی نیتوں پر حملہ کرنیکا نہ حق ہے اور نہ اس سے کچھ فائدہ ہے۔ اس وقت تو مسلمانوں کو اپنی ساری طاقت اس بات کے لئے خرچ کر دینی چاہیئے۔ کہ عراق میں پھر امن ہوجائے۔ اور یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے۔ کہ مسلمان جان اور مال سے انگریزوں کی مدد کریں۔ اور اس فتنہ کے پھیلنے اور بڑھنے سے پہلے ہی اس کے دبانے میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔ تاکہ جنگ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ سے دُور رہے۔ اور ترکی۔ ایران عراق اور شام اور فلسطین اس خطرناک آگ کی لپٹوں سے محفوظ رہیں۔ یہ وقت بحثوں کا نہیں۔ کام کا ہے۔ اس وقت ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اپنے ہمسایوں کو اس خطرہ سے آگاہ کرے۔ جو عالم اسلام کو پیش آنے والا ہے۔ تاکہ ہر مسلمان اپنا فرض ادا کرنے کیلئے تیار ہوجائے۔ اور جو قربانی بھی اس سے ممکن ہو اُسے پیش کر دے۔ جنگ کے قابل آدمی اپنے آپ کو بھرتی کیلئے پیش کریں۔ روپیہ والے لوگ روپیہ سے امداد دیں۔ اہل قلم اپنی قلمی قوتوں کو اس خدمت میں لگا دیں۔ اور جس سے اور کچھ نہیں ہوسکتا۔ وہ کم سے کم دعا کرے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس جنگ سے اسلامی ملکوں کو محفوظ رکھے۔ اور ہمارے جن بھائیوں سے غلطی ہوئی ہے انکی آنکھیں کھول دے۔ کہ وہ خود ہی پشیمان ہوکر اپنی غلطی کا ازالہ کرنے میں لگ جائیں۔

تمام ہندوستان کیلئے باعث تشویش

میرے نزدیک عراق کا موجودہ فتنہ صرف مسلمانوں کیلئے ہی تازیانہ تنبیہ نہیں۔ بلکہ ہندوستان کی تمام اقوام کے لئے تشویش اور فکر کا موجب ہے۔ کیونکہ عراق میں جنگ کا دروازہ کھل جانے کی وجہ سے جنگ ہندوستان کے قریب آگئی ہے۔ اور ہندوستان اب اس طرح محفوظ نہیں رہا جس طرح کہ پہلے تھا۔ جو فوج عراق پر قابض ہو۔ عرب یا ایران کی طرف سے آسانی سے ہندوستان کی طرف بڑھ سکتی ہے۔ پس ہندوستان کی تمام اقوام کو اس وقت آپس کے جھگڑے بھلا کر اپنے ملک کی حفاظت کی خاطر برطانوی حکومت کی امداد کرنی چاہیئے۔ کہ یہ اپنی ہی امداد ہے شائد شیخ رشید علی جیلانی کا خیال ہو کہ سابق عالمگیر جنگ میں عربوں کو یقین دلایا گیا تھا۔ کہ ایک متحد عرب حکومت کے قیام میں ان کی مدد کی جائیگی۔ مگر ہوا یہ کہ عرب جو پہلے ترکوں کے ماتحت کم سے کم ایک قوم تھے۔ اب چار پانچ ٹکڑوں میں تقسیم ہوگئے ہیں۔ بیشک انگریزوں نے عراق کو ایک حد تک آزادی دی ہے۔ مگر عربوں نے بھی سابق جنگ میں کم قربانیاں نہ کی تھیں۔ اگر اس غلطی کے ازالہ کا عہد کرلیا جائے۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ سب اسلامی دنیا متحد ہوکر اپنے علاقوں کو جنگ سے آزاد رکھنے کی کوشش کرے گی۔ اور بالواسطہ طور پر اس کا عظیم الشان فائدہ انگریزی حکومت کو بھی پہنچے گا۔ اس جنگ کے بعد پولینڈ اور زیکو سلوکیہ کی آزادی ہی کا سوال حل نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ متحدہ عرب کی آزادی کا بھی سوال حل ہوجانا چاہیئے۔ جس میں سے اگر یمن۔ حجاز اور نجد کو الگ رکھا جائے۔ تو کوئی ہرج نہیں۔ مگر شام۔ فلسطین اور عراق کو ایک متحد اور آزاد حکومت کے طور پر ترقی کرنے کا موقعہ ملنا چاہیئے۔ انصاف اس کا تقاضا کرتا ہے۔ اور میں یقین کرتا ہوں۔ کہ اس انصاف کے تقاضا کو پورا کرکے برطانوی حکومت آگے سے بھی زیادہ مضبوط ہوجائے گی۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ہجرت ۱۳۲۰ھش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ آج ۴½ بجے شام بذریعہ کار معہ حرم ثانی و صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب لاہور تشریف لے گئے۔ جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی حضور کے ہمراہ گئے۔ مقامی امیر حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا۔

آج آٹھ بجکر پچاس منٹ پر رات کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی جو تقریر لاہور ریڈیو سٹیشن پر ہوئی اسے مختلف مقامات پر مردوں اور خواتین نے جمع ہوکر سنا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت الحمد للہ اچھی ہے۔

شیخ عبد القادر صاحب مبلغ بسلسلہ تبلیغ لاہور بھیجے گئے ہیں۔

کل سے مجلس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مختلف محلوں میں جلسے ہورہے ہیں جن میں مسئلہ نبوت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کی جارہی ہیں۔

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بابت ۱۳۲۰ھش

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا سالانہ امتحان انشاء اللہ ماہ نبوت (نومبر ۱۹۴۱ء) میں ہوگا۔ نصاب میں براہین احمدیہ حصہ چہارم اور ایام الصلح (اردو) رکھی گئی ہیں۔ احباب کو اس امتحان میں کثرت سے شریک ہونا چاہیئے۔ اسوقت مندرجہ ذیل جماعتوں کو جو گذشتہ سالوں میں توجہ اور دلچسپی سے ان امتحانوں میں شریک ہوتی رہی ہیں لیکن اس سال تاحال خاموش ہیں خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے افراد میں اس کی تحریک کریں۔ اور جو افراد امتحان میں شامل ہونا چاہیں۔ انکی درخواستیں جن میں نام۔ ولدیت اور دستخط ہوں۔

[illegible]

تعلیم و تربیت

تبلیغِ اسلام کے لئے کیسے مجاہدین ہونے چاہئیں

چونکہ جماعت احمدیہ کی ترقی کا بہت بڑا ذریعہ تبلیغ اسلام ہے۔ پھر یہی وہ فریضہ ہے جس کی ادائیگی کے لئے جماعت احمدیہ کی بنیاد خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ رکھی۔ اور یہی بنی نوع انسان کی سب سے بڑی خدمت ہے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بذات خود اور دوسرے اداروں اور احباب جماعت کو تحریک کرتے رہتے ہیں۔ کہ وہ تبلیغ اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ اور ایسے طریق اختیار کریں۔ کہ انہیں زیادہ سے زیادہ کامیابی ہو۔ اس بارے میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۹ مئی ۱۹۳۲ء میں نہایت اہم ہدایات فرمائی تھیں۔ حضور نے فرمایا۔

"میرا خیال تو یہ ہے۔ کہ ہمارے دوست تبلیغ کے لئے اسی طرح نکلیں جس طرح فقیر ہوتے ہیں۔ ان کا کھانا مانگنا سوال نہیں ہوگا۔ ایک مبلغ جہاں جائے تین دن تک اس کا حق ہے۔ کہ وہاں کے لوگوں سے روٹی لے۔ اور تین دن کے بعد وہاں سے کسی اور جگہ چلا جائے پھر خواہ پندرہ سولہ روز ہی کے بعد واپس آ جائے۔ نہ اس کے پاس بڑا سامان ہو۔ نہ بہت زیادہ کتب خانہ۔ صرف قرآن کریم ہو اور ایک آدھ کپڑا۔ ہاں اس کے پاس اس کے نام کا مطبوعہ کارڈ ہو۔ جسے اس شخص کے پیش کرے۔ جس کو تبلیغ کرنے جائے۔ اسی طرح سب سے پہلی بات جو مخاطب پر اثر کرے گی۔ وہ یہ ہوگی۔ کہ یہ شخص ایم۔ اے یا بی۔ اے یا ڈاکٹر یا مولوی فاضل ہے۔ علوم شرقیہ یا مغربیہ کا فاضل ہے۔ اس کے دل میں کیا آگ ہے۔ جو اس کو بے چین کئے ہوئے ہے۔ اور یہ ایسی مشقت اٹھا رہا ہے۔ اس کو ہو کیا گیا۔ کہ اس حال میں ہے۔ پھر جو باتیں وہ کہے گا ان کا اثر ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مبلغین کے لئے جو شرائط تجویز فرمائے تھے۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔ کہ مبلغ کو اقرار کرنا ہوگا۔ کہ میں کوئی اجرت یا معاوضہ نہ لوں گا۔ جہاں کچھ میسر نہ ہوگا وہاں درخت کے پتے کھاؤنگا۔ اور آسمان کے نیچے سوؤں گا۔ یہ شرائط میر حامد شاہ صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایماء سے لکھے تھے۔ اور میں نے ہی حضرت صاحب کو سنائے تھے۔ جنہیں آپ نے بہت پسند فرمایا تھا"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی فرمودہ ان نصائح سے ظاہر ہے۔ کہ حضور کس قسم کے مجاہد چاہتے ہیں۔ تحریک جدید کے ماتحت جن مجاہدین کی تربیت ہو رہی ہے۔ وہ ایسے ہونے چاہئیں۔ کہ وہ حضور کے ارادوں کی تکمیل کا ذریعہ بن کر دین و دنیا کی کامیابی اور کامرانی حاصل کریں۔ ہمارے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو جہاں ان مجاہدین میں داخل ہو کر خدمت اسلام کے لئے تربیت حاصل کرنی چاہیئے وہاں دوسرے اصحاب کو بھی رخصتیں حاصل کرکے تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہیئے۔

رسالہ اربعین کے چالیس اشتہار کیوں شائع نہ کئے گئے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گذشتہ مجلس شوریٰ میں "الفضل" کے متعلق فرمایا تھا:۔

"یہ جو کہا گیا ہے۔ کہ روزانہ اخبار کی ضرورت نہیں۔ اس کے متعلق میں کہتا ہوں۔ کہ پانچ وقت نمازیں پڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟ روزانہ یہ پانچ وقت کی نمازیں خدا تعالےٰ نے کیوں فرض کیں۔ جبکہ ہر نماز میں وہی الفاظ دہرائے جاتے ہیں۔ ساری عمر میں ایک ہی نماز کافی ہوتی۔ یہ ہر دو تین گھنٹہ کے بعد نماز کا حکم کیوں دیا گیا۔ جس طرح اللہ تعالےٰ نے نماز کا تکرار ضروری قرار دیا ہے۔ اسی طرح دین کی باتوں کا تکرار بھی ضروری ہے۔"

مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضور کے اس ارشاد کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"اصل مقصد میں تو ہم متفق ہیں۔ کہ اخبار (الفضل) روزانہ ہی رہنا چاہیئے۔ مگر خلیفہ قادیان کی دلیل کا معارضہ ہمارے پاس ہے۔ مرزا صاحب نے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں اربعین رسالے کے چالیس نمبر نکالونگا چار نمبر نکالکر سلسلہ ختم کر دیا۔ سوال ہوا۔ کہ چالیس کیوں پورے نہیں کئے۔ جواب دیا۔ کہ نمازیں پچاس فرض ہوئی تھیں۔ مگر پچاس کے بعد پانچ رہ گئیں۔ پس جیسے پچاس کے قائم مقام پانچ ہیں اسی طرح چالیس کے قائم مقام چار ...... قادیانی ممبرو! تم کسی پر چالیس روپے کا دعویٰ کرو اور وہ عدالت کے سامنے تمہارے مسیح موعود کا یہ اصول پیش کرکے بجائے چالیس کے چار دینے پر اصرار کرے تو مان جاؤگے" (اہلحدیث ۱۶ مئی ۱۹۴۱ء ص ۲)

اس کے جواب میں پہلی گذارش تو یہ ہے۔ کہ معراج کی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورہ سے پچاس نمازوں میں تخفیف کرانے کیلئے جب اللہ تعالیٰ کے حضور گئے۔ تو جیسا کہ بخاری (جلد ۱ کتاب الصلوٰۃ) میں لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ھی خمس وھی خمسون یعنی لیجئے یہ پانچ اور یہ پچاس ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لیجئے یہ پانچ نمازیں پچاس کے برابر ہوگئیں۔ اب کیا مولوی ثناء اللہ صاحب فرمائیں گے کہ اگر انکی طرح کوئی غیر مسلم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر معارضہ کرے تو اس کو کیا جواب دیں گے؟ نیز اگر کسی پر آپ پچاس روپے کا دعویٰ کریں۔ اور وہ عدالت کے سامنے حدیث معراج کا یہ اصل پیش کرکے بجائے پچاس کے پانچ روپے دینے پر اصرار کرے۔ تو کیا آپ مان جائیں گے! ماھو جوابکم فھو جوابنا۔

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ حالات کے تبدیل ہو جانے سے وعدہ بھی تبدیل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ مسلم میں یہ حدیث آتی ہے۔ کہ ایک دن حضرت جبرائیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات کو آنیکا وعدہ کر گئے۔ مگر حسب وعدہ نہ آئے۔ دوسرے دن جب آئے تو حضور نے فرمایا۔ لقد کنت وعدتنی ان تلقانی البارحۃ قال اجل ولکنا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ (مشکوٰۃ باب التصاویر) آپ تو کل آنے کا وعدہ کر گئے تھے۔ حضرت جبرائیل نے جواب دیا۔ ہاں وعدہ تو کر گئے تھے۔ ہم ایسے مکان میں داخل نہیں ہوتے۔ جس میں کتا یا تصویر ہو۔ تفسیر کمالین بر حاشیہ جلالین ص ۲۴۱ مجتبائی میں مجاہد سے یہ روایت درج کی ہے۔ کہ ایک دفعہ یہود نے قریش سے کہا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روح۔ اصحاب الکہف اور ذوالقرنین کے متعلق پوچھو۔ انہوں نے حضور سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کل آ کر میں بتاؤنگا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریباً عشرہ تک وحی رُکی رہی۔ اور آپ کچھ نہ فرما سکے۔

پس جبکہ حالات تبدیل ہو جانے سے وعدہ میں تبدیلی ہو جانا قابل اعتراض نہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کے کیا معنی؟ مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے:۔

"مرزا صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ میں اربعین کے رسالے کے چالیس نمبر نکالونگا۔ چار نمبر نکال کر سلسلہ ختم کر دیا۔ سوال ہوا۔ کہ چالیس نمبر کیوں پورے نہیں کئے۔ جواب دیا۔ کہ نمازیں پچاس فرض ہوئی تھیں۔ مگر پچاس کے بعد پانچ رہ گئیں پس جیسے پچاس کے قائمقام پانچ ہیں۔ اسی طرح چالیس کے قائم مقام چار۔"

افسوس مولوی صاحب نے صحیح بات پیش نہیں کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ لکھا۔ وہ یہ ہے۔ "میں نے اپنا ارادہ یہ ظاہر کیا تھا۔ کہ اس رسالہ اربعین کے چالیس اشتہار جدا جدا شائع کرونگا۔ اور میرا خیال تھا۔ کہ ۲۰ میں صرف ایک ایک صفحہ کا اشتہار یا کبھی ڈیڑھ صفحہ یا غایت کار دو صفحہ کا اشتہار شائع کرونگا۔ اور یا کبھی شاذ و نادر تین یا چار صفحہ لکھنے کا اتفاق ہو جائے۔ لیکن ایسے اتفاقات پیش آ گئے۔ کہ اسکے برخلاف ظہور میں آیا۔ اور نمبر ۲ اور تین۔ اور چار رسالوں کی طرح ہو گئے۔ چنانچہ اس رسالہ کی قریباً ۸۰ صفحہ تک نوبت پہنچ گئی۔ اور درحقیقت وہ امر پورا ہو چکا جسکا میں نے ارادہ کیا تھا۔ اسلئے میں نے ان رسائل کو صرف چار نمبر تک ختم کر دیا۔ اور آئندہ شائع نہیں ہوگا جسطرح ہمارے خدا عزوجل نے اوّل پچاس نمازیں فرض کیں پھر تخفیف کرکے پانچ کو بجائے پچاس کے قرار دیدیا اسیطرح میں بھی اپنے رب کریم کی سنت پر ناظرین کیلئے تخفیف تصدیع کرکے نمبر چار کو بجائے نمبر چالیس کے قرار دیدیتا ہوں" (اربعین نمبر ۴ ص ۱۲) ظاہر ہے کہ اوّل حضور کا ارادہ ایک ایک صفحہ یا ڈیڑھ یا غایۃ کار دو صفحہ کے اشتہارات کی اشاعت کا تھا۔ گویا اگر ہر ایک اشتہار دو صفحہ کا بھی شمار کر لیا جائے۔ تو چالیس اشتہارات میں ۸۰ صفحات بنتے ہیں۔ مگر واقعہ یہ ہے۔ کہ بجائے

سوالات کے جواب

علم اکسیر اور کیمیا کا تاریک پہلو

از جناب ابوالبرکات مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

(۷)

پھر اکسیر کے لئے قانون قدرت کے نمونہ پر جسد اور نفس اور روح اور خون تیرہ یعنی سرامتزاج کو عمل میں لایا جاتا ہے۔ یا روغن نوشادر آتشی سے یا زعفران الحدید آبی یا آتشی سے وہ روغن جو نوشادر اور حوامض کے ذریعے تیار ہوتا ہے اکسیر بنانے کے لئے اختیار کیا جاتا ہے۔ اور بھی سینکڑوں تدبیریں کی جاتی ہیں۔ لیکن اکسیر جس سے سارے اوصاف سونے کے مس وغیرہ کے اجساد ناقصہ کی تبدیلی کے لئے کہ اسفل اعلےٰ کا مرتبہ حاصل کرلے محالات سے ہے اس لئے کہ سونے میں بعض محققین کے نزدیک یہ اوصاف بطور علامات پائے جاتے ہیں (۱) وزن سونے کا (۲) رنگ سونے کا (۳) معیار محک کا نشان (۴) کٹ سونے کا (۵) گگال سونے کی (۶) طول وعرض کی وسعت سونے کی (۷) زنگ سے صیانت سونے کی (۸) عمل تکلیس میں کیفیت متحدہ سونے کی (۹) خواص طبی کے لحاظ سے فوائد و اثرات سونے کے (۱۰) امتحانات صبغ کے وقت جیسے نوشادر ملح البول اور امتحان خلاص سے استحکام صبغ سونے کا۔ (۱۱) یہ کہ سیماب میں تہ نشین ہو جائے۔ کیونکہ سونے کے سوا باقی اجساد سیماب میں ڈوبتے نہیں۔ بلکہ تیرتے ہیں۔ صرف سونا ڈوبتا ہے۔ ان سب علامات کا کسی عمل کے ذریعے کسی ناقص دھات میں جمع ہو جانا۔ یا کسی اکسیر سے ان باتوں کا میسر آجانا سخت مشکل اور دشوار امر ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جو لوگ اس ہوس میں پڑے ہیں۔ انہوں نے اپنے اموال موجودہ کو بھی اور دوسرے لوگوں کے مالوں کو بھی برباد کردیا۔ اور بجائے اس کے کہ وہ اکسیر اور کیمیا کے ذریعہ دولت مند ہو جاتے۔ اور بھی مفلس ہو گئے۔ حضرت امام رازی رضی اللہ عنہ نے بالکل سچ فرمایا کہ

من طلب المال بالکیمیاء فقد افلس

یعنی جس نے کیمیا کے ذریعے مال حاصل کرنے کی کوشش کی وہ بجائے مال و دولت حاصل کرنے کے اور بھی مفلس ہو گیا۔ چنانچہ ہزارہا انسان آج اس زمانہ میں بھی ہزاروں روپے برباد کر چکے۔ اور آخر اس ہوسنا کی سے انہیں کچھ بھی حاصل نہ ہو سکا۔ سوا اس کے کہ دست تاسف ملتے رہ گئے۔ اور بعض تو باوجود بار بار کی مالی تباہی اور ہزار ہا روپیہ کی بربادی کے اب تک بھی باز نہیں آئے بلکہ اسی امید پر قائم ہیں کہ آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں ہم ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ ہاں اسی تباہی انگیز لالچ کی راہ اور عمل امید میں مومن کو یہ بہت بڑا سبق حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے مولیٰ کریم پر امیدوں سے بھرا ہوا ایمان کم از کم ایسا رکھے۔ جیسے کیمیا گروں کی امیدیں کیمیا کے متعلق مضبوط پائی جاتی ہیں۔ کہ مایوسی کا نام تک نہیں جانتے۔ اور باوجود ہر روز نقصانات مشاہدہ کرنے کے پھر بھی امید کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے۔ سعدی شیرازی انہی معنوں میں فرماتے ہیں ؎

طلبگار باید صبور و حمول
کہ نشنیدہ ام کیمیا گر ملول
چہ زرہا کہ خاک سیاہ در کند
کہ باشد کہ روزے مسے زر کند

یعنے طالب ہو تو صبر اور تحمل والا ہو جیسا کہ کیمیا گر کو میں نے نہیں سنا کہ وہ ملول ہوا ہو۔ کتنا ہی سونا تباہ برباد کرنے کے بعد بھی اسے یہ امید ہوتی ہے کہ وہ کسی نہ کسی روز مس کو زر بنائے گا۔

سعدی شیرازی کی طرح حضرت محی الدین ابن عربی بھی روحانی معنوں میں اکسیر کیمیا کی نسبت اپنی کتاب فتوحات مکیہ کی جلد ۳ کے صفحہ پر فرماتے ہیں ؎

ان الاکاسیر برھان یدل علی
ما فی الوجود من التبدیل والغیر
ان العدو باکسیر العنایۃ اذ
یلقی علیہ بمیزان علی قدر
فی الحین یخرج صدیقاً من عداوتہ
الیہ ولا ینتہی بالحکم والقدر
فصحح الوزن فالمیزان شرعتنا
وقد ابنت فکن فیہ علی حذر
الکیمیاء مقادیر معینۃ
لا تکم عدد فی عالم الصور
فکن بہ فطناً ان کنت ذا نظر
ولا ترد تلک الا ھو اعن النظر
تلحق بمرتبۃ املاک مطہرۃ
وترتقی رتبا عن عالم البشر

یعنے اکسیریں موجودات پر ان معنوں میں برہان اور دلیل کے طور پر پائی جاتی ہیں کہ ہر ایک وجود کا قیام اور بقاء اسباب تبدیل وتغیر پر موقوف ہے۔ اور اس کی ایک مثال روحانی طور پر یہ ہے۔ کہ ایک شخص جس کے دل میں عداوت ہے جب اس پر خدا کی عنایت اکسیر کی طرح میزان اور اندازہ کے موافق پڑتی ہے تو اسی وقت عداوت خدا کے حکم اور اس کی تقدیر کی موافقت سے دوستی سے بدل جاتی ہے۔ پس وزن کا درست ہونا ضروری ہے۔ اور اس وزن کے لئے میزان ہماری شریعت کا طریقہ ہے پس جب میں نے اسے بیان کر دیا۔ تو اب تجھے ہوشیار رہو جانا چاہیئے۔ علم کیمیا بھی کیا ہے یہی مقادیر معینہ یعنے مقررہ اندازے ہیں اور یہ اس لئے کہ تم لوگ بھی عالم الصور میں شمار کئے جاتے ہو۔ جن کا تعلق مقادیر معینہ سے ہے۔ پس اگر تو دانا اور صاحب نظر ہے۔ تو اس نظر سے یہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کر کہ جو اہواء نفسانیہ شریعت کی میزان کے خلاف تجھے اور طرف نہ پھیر دیں۔ اگر تو میری نصیحت پر عمل کرے گا۔ تو شریعت کی میزان کے مطابق عملی حالت بنانے سے تو خدا کے پاک ملائکہ کے رتبہ کو پائے گا۔ اور عالم بشریت سے بھی بہت اوپر کئی مراتب ترقی کے حاصل کریگا۔ یعنے قدسیوں کا ہم وصف ہو جائیگا۔

(۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں: ومن عادات الانسان انہ یتشبث بالامانی عند ھبوب ریاح الحرمان واذا رای انہ ما بقی لہ مقام رجاء فیسر نفسہ باھواء فیطلب ما شذ عن الاذھان وشذ عن الآذان فقد یطلب الکیمیاء عند نقاد الاموال۔ وقد یتوجہ لیسخیر النجوم والاعمال۔ وکذالک النصاری اذا وقع علیھم قول الاعداء وما کان مفر من ھذا البلاء فنحتوا ما نحتوا واتکوا علی الامانی کما ھو سیرۃ الاسیر والعانی الخ

یعنی یہ بات انسان کی عادات سے ہے۔ کہ جب اس کے لئے محرومی کی ہوائیں چلتی ہیں تو وہ اپنی آرزوؤں سے عجیب طرح کے حیلے تراشنے لگ جاتا ہے تا انکے ذریعے سہارا تلاش کرے۔ اور جب دیکھتا ہے کہ اس کیلئے امید کی کوئی جگہ باقی نہیں رہی۔ تو وہ اپنے نفس کے لئے طرح طرح کی ہوائی باتوں سے ہی خوش کرنے کے خیالات پیدا کر لیتا ہے۔ کبھی ایسی باتوں کی تلاش میں لگ جاتا ہے۔ جن سے انسانی ذہن بالکل اجنبی ہوتے ہیں۔ اور لوگوں کے کان ان سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ پس انہی حالات میں کبھی وہ مفلسی کے باعث جو اموال کے نہ رہنے سے پیدا ہوئی کیمیا کی تلاش میں لگ جاتا ہے۔ اور کبھی ستاروں کے مسخر کرنے اور ایسا ہی دوسرے اعمال تسخیر رزق کی طرف توجہ کو لگا دیتا ہے اور اسی طرح نصاریٰ کا حال ہے۔ کہ جب ان کے سامنے یہودی دشمنوں کے اقوال بطور اعتراضات پیش ہوئے۔ اور انہوں نے سمجھا کہ اس بلا سے اب بچنے کے لئے کوئی مفر نہیں۔ تو انہوں نے مسیح کو آسمان پر جانے اور پھر وہاں سے نازل ہونے کا عقیدہ گھڑ لیا۔ تا تلافی مافات کی آرزوں کے لئے وضعی طور پر دل میں امید کی صورت پیدا کی جائے۔ کہ مسیح آمد ثانی میں دشمنوں کو ہلاک کر کے انہیں تخت عزت پر بٹھائے گا۔

حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ السلام نے غلط عقاید جیسا کہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے اندر مسیح اسرائیلی کے رفع بجسم عنصری الی السماء اور نزول من السماء کی نسبت پائے جاتے ہیں۔ یا فرقہ شیعہ میں مہدی جو ان کے نزدیک غار میں مخفی اور مستور ہے۔ اس کی آمد کا عقیدہ۔ یا اہلحدیث کا فرقہ مجاہدین جنہیں وہابی بھی کہتے ہیں۔ ان کا عقیدہ حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے دوبارہ آنے کے متعلق بسبب

غلط عقائد کیمیا کے ذریعہ مال و دولت حاصل کرنے والوں کی غلط تمناؤں کے مشابہ قرار دئیے ہیں۔ حضور کے اس بیان سے یہ امر بھی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ جب غلط عقائد کیمیاء کی غلط امیدوں کے مشابہ ہیں۔ تو عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ جو حقیقی معنوں میں کامیابی کا ذریعہ ہیں۔ وہ وہی چیز ہیں۔ جنہیں عرفی زبان میں اکسیر یا اکسیر احمر یا کبریت احمر یا حقیقی کیمیا کا نام دیا جا سکتا ہے۔ اور حضرت اقدسؑ نے جہاں جہاں اپنی تحریروں میں ایسے الفاظ استعمال فرمائے۔ وہ قانون شریعت اور قانون قدرت کی موافقت میں صحیح اور بابرکت نتائج کے لحاظ سے ہیں۔ چنانچہ ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

وہیں خاک تیرہ بدالتو خود اکسیر کردۂ
بود آں جمال تو کہ نمود است احسنم

یعنی میں ایک خاک تیرہ تھا جسے اے میرے خدا تو نے اکسیر بنا دیا۔ اور اس بات میں سارا کمال تو تیرے ہی جمال اکسیر ساز کا ہے۔ جس نے اپنے حسن سے مجھے بھی حسین بنا دیا۔ اس کلام میں یہ بتایا ہے۔ کہ جب کوئی چیز اپنے کامل ہونے کے بعد دوسرے کو بھی کامل بنا دیتی ہے۔ تو یہ مرتبہ اکسیر کا ہے۔ انہی معنوں میں حضرت ابن العربی نے اوپر کے عربی زبان میں جو اشعار فرمائے شریعت کاملہ اسلامیہ کو اکسیر قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ لوگ مرتبہ نبوت و ولایت کے کمال کا حاصل کرتے ہیں۔ اور جو لوگ شریعت حقہ کی تعلیم کے خلاف عقائد یا اعمال اختیار کرتے ہیں۔ ان کا وہی حال ہوتا ہے۔ جو امت محمدیہ کے بہتر فرقوں کا جنہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت جو فرقہ ناجیہ ہے۔ اس کے مقابل انہیں ناری قرار دیا ہے۔ جس کے ناری بنانے والے عقائد اور اعمال کو کیمیا کاذبہ کے ہمرنگ سمجھنا چاہیئے۔ اور ناجی فرقہ کے عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ اکسیر اور کبریت احمر کے حکم میں ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب اور انکے رفقاء مخالفین احمدیت کی صف میں

(۱)

ان دنوں جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کا سارا زور یہ ثابت کرنے پر صرف ہو رہا ہے۔ کہ "جماعت قادیان کا موجودہ مسلک خلاف مسلک حضرت مسیح موعود ہے"۔ اس کے لئے انہوں نے دیگر تمام متنازعہ مسائل کو یکسر نظر انداز کر کے جنازے کا مسئلہ منتخب کیا ہے۔ گویا سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے ضروری اور اہم مسئلہ غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اسی مسئلہ جنازہ کو آڑ بناتے ہوئے ٹریکٹ "ثالث بننے کی دعوت" میں جناب مولوی صاحب نے ہر ممکن طریق سے جماعت احمدیہ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مسلک کے خلاف اکسانے کی کوشش کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت کا واسطہ احمدیت کے متعلق اپنی دردمندی کا اظہار خدا کے خوف سے ڈرنا مطلب برآوری کے لئے خطرناک سے خطرناک تحریف چیلنج پر چیلنج۔ غرض جناب مولوی صاحب نے اپنی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی لیکن جاء الحق وزھق الباطل کے ارشاد خداوندی کے مطابق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ کی گرانقدر تصنیف مسئلہ جنازہ کی حقیقت نے جناب مولوی صاحب اور انکے رفقاء کے تمام دعاوی کو خاک میں ملا دیا ہے۔ اس معرکۃ الآراء کتاب میں حضرت موصوف نے مسئلہ جنازہ کے ایک ایک پہلو کو لے کر اس پر نہایت مکمل اور سیر کن بحث کر دی ہے اور ثابت فرما دیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس مسئلہ میں بھی ہمارا مسلک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کے عین مطابق ہے۔ الحمد للہ لیکن ہم جناب مولوی صاحب اور ان کے ہمنواؤں کی خدمت میں باادب التماس کرتے ہیں۔ کہ ہم پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کے خلاف چلنے کا الزام لگانے والے ذرا اپنے گریبان میں مونہہ ڈالکر دیکھیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک سے ان کا کہاں تک تعلق ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جسے بفضلہ ہم ہر میدان میں ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء متواتر ۲۶ سال سے جگہ جگہ اور قدم قدم پر اس زمانہ کے حکم و عدل کے ارشادات کی کھلم کھلا مخالفت اور توہین کر رہے ہیں۔ یہ جناب مولوی صاحب موصوف ایک جگہ فرماتے ہیں "اگر عقیدہ معلوم کرنا ہے تو حضرت مسیح موعود کا معلوم کیجئے۔ اگر بحث کرنی ہے۔ تو حضرت مسیح موعود کے عقیدہ پر کیجئے"! (ٹریکٹ کھلی چٹھی)، مولوی صاحب کے اس ارشاد کے مطابق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقائد اور مسلک کو خود حضور ہی کے الفاظ میں درج ذیل کرتا ہوں۔ اور اس کے بالمقابل جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقا کے بیانات بھی ہدیۂ احباب کرتا ہوں۔ بالغ نظر حضرات خود ہی اندازہ لگا لیں۔ کہ غیر مبائعین کا مسلک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک سے کہاں تک مطابقت رکھتا ہے۔

مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مذہب

(۱) "چند روز ہوئے کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کیطرف سے یہ اعتراض پیش ہوا۔ کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے الفاظ رسول مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے"۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

(۲) ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

(۳) "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جسکی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے ہیں..... نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے۔ اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں"

(ایک غلطی کا ازالہ)

(۴) "اگر خدا تعالےٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے؟ اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے تو میں کہتا ہوں تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے۔ مگر نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے"!

(ایک غلطی کا ازالہ)

مولوی محمد علی صاحب اور انکے رفقا کا مذہب

(۱) "ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو چودہویں صدی کا مجدد مانتے ہیں۔ نبی ہرگز نہیں مانتے"

"قادیانی جماعت بانی سلسلہ احمدیہ کو نبی مانتی ہے ..... لیکن آپ کا دامن اس بات سے پاک ہے۔ کہ آپ نے دوسرے مسلمانوں کو کافر قرار دیا ہو یا نبوت کا دعویٰ کیا ہو"۔ (اسلام اور موجودہ جنگ) "ہم مانتے ہیں کہ آپ نے دعویٰ نبوت نہیں کیا بلکہ محدثیت کا دعوےٰ کیا" (احباب قادیان سے اپیل)

(۲) "خاتم النبیین کا لفظ کچھ عرصہ سے جماعت احمدیہ میں بالخصوص اور عامۃ المسلمین میں بالعموم معرض بحث بن رہا ہے۔ قادیانی اصحاب نے شد و مد سے دعوےٰ کیا ہے۔ کہ اس کے معنی ہیں" وہ نبی جس کی پیروی سے نبی پیدا ہوں گے"۔ برخلاف ازیں جماعت احمدیہ لاہور اور دیگر تمام فرقہ ہائے اسلام کا خیال ہے۔ کہ اس کے معنی آخری نبی کے ہیں"

(خاتم النبیین کی حقیقت از اختر حسین گیلانی)

(۳) حضرت مسیح موعود کے متعلق مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کی طرف دعویٰ نبوت اس لئے منسوب نہیں کیا گیا۔ کہ آپ نے کہا ہو کہ مجھے خدا نے نبی بنا کر بھیجا ہے۔ بلکہ کہا تو آپ نے یہی کہ مجھے محدث بنا کر بھیجا ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی کہا۔ کہ محدثیت بھی اپنے اندر نبوت کا ایک رنگ رکھتی ہے۔ اور محدث ایک معنی سے نبی ہوتا ہے"

(ٹریکٹ نبوت کا دعویٰ)

خریدارانِ الفضل جن کی خدمت میں وی پی ارسال ہوں گے

ذیل میں ان احباب کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جن کا چندہ ۱۲ رمئی ۴۱ء سے ۲۰ رجون ۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ احباب بھی شامل ہیں۔ جو ماہوار چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ان کے نام محض اطلاع کی غرض سے شائع کئے گئے ہیں تاکہ وہ حسب دستور چندہ ارسال فرمادیں۔ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ ازراہ کرم ۸ رجون ۱۹۴۱ء سے قبل اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا اس تاریخ سے قبل وی۔ پی روکنے کے متعلق اطلاع بھجوادیں۔ جو احباب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کریں گے۔ ان کے متعلق یہی سمجھا جائیگا۔ کہ وہ وی۔ پی وصول فرمانے کے لئے تیار ہیں۔ پھر اگر ان کی خدمت میں وی۔ پی پہنچے۔ تو ان کا فرض ہوگا۔ کہ وصول فرمائیں۔ بعض دوست نہ رقم ارسال فرماتے ہیں۔ اور نہ وی۔ پی روکنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ لیکن جب وی۔ پی جائے تو واپس کر دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی گلہ بھی کرتے ہیں۔ کہ پرچہ کیوں بند کیا گیا۔ یہ طریق سراسر نقصان دہ ہے جس سے احباب کو احتراز کرنا چاہئیے۔ "خاکسار مینجر الفضل"

۶۱ - چوہدری غلام احمد صاحب
۱۳۶ - میاں محمد شریف صاحب
۱۶۱ - پیر حاجی احمد صاحب
۱۷۷ - ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب
۱۹۶ - ڈاکٹر محمد صدیق صاحب
۲۱۳ - محمد عثمان صاحب
۲۶۵ - چوہدری غلام محمد صاحب
۲۸۶ - مولوی غلام علی صاحب
۳۲۹ - نواب اکبر یار جنگ بہادر
۳۶۲ - بابو عبد الغفور صاحب
۳۷۷ - بابو محمد امیر صاحب
۶۲۰ - غلام محی الدین خانصاحب
۸۴۴ - مولوی سراج الحق صاحب
۹۷۹ - خوشی محمد صاحب
۱۳۲۶ - ایم۔ محمد رفیع صاحب
۱۵۴۰ - بابو حیات محمد صاحب
۱۸۱۷ - بابو اللہ بخش صاحب
۱۸۳۸ - منشی بلند خان صاحب
۱۸۹۲ - مولوی محمد حسین صاحب
۲۰۴۵ - ایم محمد عظیم صاحب
۲۰۸۵ - صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب
۲۱۶۰ - میاں محمد ابراہیم صاحب
۲۳۷۶ - محمد عبد الرشید صاحب
۲۷۸۸ - چوہدری فضل احمد صاحب
۲۸۶۲ - سلطان سرخرو صاحب
۳۴۱۶ - مولوی مبارک علی خانصاحب
۳۵۹۶ - مظفر الدین صاحب

۴۸۹۰ - ڈاکٹر سراج الدین صاحب
۵۲۷۷ - بابو اعجاز احمد صاحب
۵۳۰۴ - چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
۵۶۱۴ - قریشی عبد المجید صاحب
۵۶۴۹ - منشی اللہ دتہ صاحب
۶۱۸۶ - ہیڈ جمعدار محمد خانصاحب
۶۳۲۱ - بابو محمد عالم صاحب
۶۷۰۰ - شمس الدین صاحب
۶۷۶۷ - بابو احمد اللہ خانصاحب
۶۸۸۱ - نتھے خانصاحب
۶۹۳۲ - منیر عبد الرحمن صاحب
۷۱۶۰ - ایم مصاحب خانصاحب
۷۲۱۴ - محمد عبد السمیع صاحب
۷۲۴۰ - چوہدری سردار خانصاحب
۷۲۹۶ - آئی۔ ایم خانصاحب
۷۵۲۷ - چوہدری عنایت اللہ صاحب
۷۶۵۵ - دی سکریٹری انجمن احمدیہ
۷۸۴۰ - پیر عبد العلی صاحب
۷۹۶۹ - چوہدری لعب الدین صاحب
۸۰۲۰ - عبد العزیز صاحب
۸۰۷۵ - رشید احمد صاحب
۸۱۵۰ - منشی غلام محمد صاحب
۸۳۱۹ - محمد شفیع صاحب
۸۴۴۳ - مینجر احمدیہ فرنیچر
۸۵۰۹ - محمد اکمل صاحب
۸۵۶۷ - سردار امیر محمد خانصاحب
۸۶۴۷ - قادر بخش صاحب

۸۸۲۰ - بابو محمد منیر صاحب
۸۸۸۱ - چوہدری غلام محمد صاحب
۹۰۷۷ - سید حسام الدین احمد صاحب
۹۰۹۲ - ایم۔ اے۔ جلیل فیضی
۹۱۲۳ - محمد حسین خانصاحب
۹۱۵۷ - شیخ محمود حسین صاحب
۹۲۲۶ - حاجی محمد صاحب
۹۲۷۳ - شیر محمد صاحب
۹۲۸۶ - سید محمد حسین صاحب
۹۴۴۳ - محمد صاحب حکیم
۹۴۶۰ - بشیر احمد صاحب
۹۴۸۲ - خواجہ محمد شریف صاحب
۹۶۶۹ - میاں اللہ رکھا صاحب
۹۶۸۷ - ایم۔ ایچ۔ احمدی صاحب
۸۷۶۴ - رکن الدین صاحب
۹۰۲۰ - محمد الدین صاحب
۹۸۴۸ - ڈاکٹر نور احمد صاحب
۹۸۵۶ - رشید محمد خانصاحب
۹۸۹۳ - منشی کرم الدین صاحب
۹۹۵۶ - ڈاکٹر ایس ایم۔ احمدی
۹۹۶۴ - آئی۔ اے۔ حکیم
۹۹۸۴ - مرزا غلام سرور صاحب
۱۰۰۰۵ - چوہدری شیر محمد صاحب
۱۰۰۳۴ - حبیب اللہ خانصاحب
۱۰۰۹۷ - پیر محمد زمان شاہ صاحب
۱۰۰۹۹ - چوہدری سید علی صاحب
۱۰۱۳۱ - محمد رمضان احمد صاحب

۱۰۱۷۷ - امیر جماعت احمدیہ
۱۰۲۵۱ - چوہدری رحمت علی صاحب
۱۰۳۰۷ - میر غلام محمد صاحب
۱۰۳۱۱ - شیخ نواب الدین صاحب
۱۰۳۲۵ - ڈاکٹر لال الدین صاحب
۱۰۳۳۲ - ایم۔ ایل۔ پاریکر
۱۰۳۴۰ - چوہدری غلام حیدر صاحب
۱۰۳۷۶ - ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب
۱۰۵۸۴ - چوہدری احمد مختار صاحب
۱۰۶۳۴ - راجہ محمد افضل خانصاحب
۱۰۸۰۵ - سید فیاض حیدر صاحب
۱۰۸۷۵ - محمد شریف صاحب
۱۰۸۸۵ - ظفر اللہ خان صاحب
۱۰۹۲۰ - میر حمید اللہ صاحب
۱۰۹۴۳ - بی۔ اے۔ چغتائی
۱۱۰۳۱ - ڈاکٹر ایس۔ اے۔ صوفی صاحب
۱۱۰۵۵ - چوہدری غلام محمد صاحب
۱۱۰۶۳ - اے۔ دی پال برادرز
۱۱۴۳۴ - فتح محمد صاحب
۱۱۶۱۷ - منشی فیروز الدین صاحب
۱۱۸۱۰ - محمد جمشید خانصاحب
۱۱۸۵۳ - ڈاکٹر محمود صاحب
۱۱۸۶۸ - میر امان اللہ صاحب
۱۱۹۹۱ - چوہدری محمد یوسف خانصاحب
۱۲۰۲۸ - بابو عمر الدین صاحب
۱۲۲۰۴ - بابو قاسم الدین صاحب
۱۲۲۴۴ - جمعدار مرزا احمد بیگ صاحب

الفضل کا خطبہ نمبر

اخباری کاغذ کی ہوشربا گرانی کے ایام میں "الفضل" کے خطبہ نمبر کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔ اب کسی غریب سے غریب احمدی کو بھی اس کی خریداری سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ "مینجر"

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چودھری عزیز احمد صاحب بی اے ایل ایل بی

سب جج بہادر درجہ دوئم منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

دعویٰ یا اپیل دیوانی ۱۴۳ سنہ احمان و رحمان پسران ننگر مولو۔ ماہلا پسران راجہ اقوام جٹ سکنائے سلیمان

بنام

اللہ دتہ ولد سلطان قوم جٹ ورائچ ساکن شیخ پور۔ تحصیل گجرات۔

یا دعویٰ استقراریہ بنام اللہ دتہ ولد سلطان قوم جٹ ورائچ سکنہ شیخ پورہ تحصیل گجرات۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ اللہ دتہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے اس لئے اشتہار بنام اللہ دتہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اللہ دتہ مذکور تاریخ ۲ ماہ جون ۱۹۴۱ء کو مقام منڈی بہاؤالدین حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی

آج بتاریخ ۱۹ مئی ۱۹۴۱ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۵ مئی۔ اٹلی میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مشرقی بحیرہ روم میں ایک اطالوی تباہ کن جہاز اور ایک تارپیڈو کشتی ڈوب چکے ہیں۔ اطالویوں نے اپنے اعلان میں یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ کریٹ میں جرمن فوجوں کی سرگرمی کی وجہ سے انگریزی جنگی بیڑہ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ مگر لنڈن کے سرکاری حلقوں میں اطالویوں کے اس اعلان کو انہی افواہوں میں سے ایک افواہ قرار دیا جا رہا ہے۔ جو گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں انہوں نے پھیلائیں۔ اور جن سے ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ برطانیہ کریٹ کے متعلق صحیح صورتِ حالات سے آگاہ کر دے۔ مگر برطانیہ ان کے دھوکہ میں آ کر کوئی ایسی بات ظاہر کرنے کے لئے تیار نہیں جس سے دشمن فائدہ اٹھا سکے۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ انگریزی بمباروں نے کل ہالینڈ کے کنارہ کے پاس دشمن کے دو جہازوں پر حملہ کیا۔ جن میں سے ایک تو ڈوب گیا۔ اور دوسرے کو آگ لگ گئی۔ دونوں جہاز اڑھائی اڑھائی ہزار ٹن کے تھے۔ دشمن کے بعض اور جہازوں پر بھی بم برسائے گئے اس حملہ کے لئے ہمارے جو جہاز گئے تھے۔ ان میں سے صرف ایک واپس نہیں آ سکا۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ آج صبح ہمارے شکاری جہازوں نے دشمن کے ایک جہاز کو انگریزی ردبار میں مار گرایا۔ کیلے پر بھی دشمن کے گیارہ جہازوں کے ساتھ مقابلہ ہوا۔ جس میں دشمن کا ایک جہاز برباد کر دیا گیا۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ کل برطانیہ پر دشمن نے کوئی ہوائی سرگرمی نہیں دکھائی۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ چند گھنٹوں سے کریٹ کے متعلق کوئی خاص خبر نہیں ملی۔ البتہ معلوم ہوا ہے۔ کہ انگریزی بمبار اور شکاری جہاز انگریزی اور یونانی فوج کی زیادہ سے زیادہ مدد کر رہے ہیں۔ دشمن نے ملیمی کے ہوائی اڈہ پر قبضہ کیا ہوا ہے اور اس قبضہ کی وجہ سے وہ کچھ اور افواج کریٹ میں اتارنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ بدھ اور جمعرات کو دشمن کے دو قافلوں کو انگریزی فوجیں تتر بتر کرنے میں کامیاب ہو گئی تھیں۔ اس کے بعد جرمنوں نے جہازوں کے ذریعہ فوجیں اتارنے کی پھر کوئی کوشش نہیں کی۔ یہ امر یاد رہے کہ یونان کے ٹاپوجن پر جرمنوں کا قبضہ ہے۔ وہ کریٹ سے صرف ۷۰ میل کے اندر ہیں اس لئے جرمنوں کو کریٹ میں فوجیں اتارنے سے آسانی سے روکا نہیں جا سکتا۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ روم میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امبالاگی کی لڑائی میں ایک اور مشہور اطالوی جرنیل مارا گیا ہے۔ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے۔ اطالویوں کے پانچ جرنیل ہلاک ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ اگرچہ ایبے سینیا میں موسم سخت خراب ہے۔ پھر بھی انگریزی فوجیں بچی کھچی اطالوی فوجوں کا صفایا کرنے میں مشغول ہیں۔

حیفا ۲۵ مئی۔ انگریزی جہازوں نے شام پر پرواز کر کے بکثرت اشتہار پھینکے ہیں جن میں فرانسیسیوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ آزاد فرانس کے جھنڈے تلے اکٹھے ہو جائیں۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ عراق یا شام سے کوئی تازہ خبر نہیں ملی۔ فلوجا میں سیلاب آ جانے کی وجہ سے انگریزی فوجوں کی نقل و حرکت میں روک واقع ہو رہی ہے۔ تاہم سڑکوں کی مرمت کی جا رہی ہے۔ اور انگریزی جہاز سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔

انقرہ ۲۵ مئی۔ افواہ ہے۔ کہ رشید علی بغداد سے بھاگ کر موصل چلا گیا ہے۔ کیونکہ وہ موصل میں جرمنوں کی امداد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کے بعض جرنیلوں نے اس کے خلاف بغاوت کر دی ہے۔ اور اس کی بیوی۔ اس کا بیٹا۔ اس کی بیٹی اور اس کے وزیر کے کنبہ کے لوگ ترکی پہنچ گئے ہیں۔ مگر ابھی تک ان خبروں کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

انقرہ ۲۵ مئی۔ ترکی گورنمنٹ اپنے ملک کی حفاظت کے لئے پورا انتظام کر رہی ہے۔ چنانچہ اس نے اسمبلی سے آٹھ کروڑ تیس لاکھ پونڈ قرضہ کی منظوری لی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس روپیہ کا زیادہ تر حصہ ملکی بچاؤ کے کاموں پر صرف کیا جائے گا۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ منگل کے دن امریکن قوم کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کرنے والے ہیں۔ "نیویارک ٹائمز" لکھتا ہے۔ کہ برطانیہ کو ہوائی جہاز ضرور پہنچانے چاہئیں۔ یہ سوال ایسا ہے۔ جس پر مسٹر روزویلٹ کو توجہ کرنی چاہیئے۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ جرمنی کے جو جہاز پکڑے جا چکے ہیں۔ ان سے جنوبی امریکہ میں خوب فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ سرکاری نگرانی میں ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو میکسیکو کی بندرگاہوں ہوانا اور نیو یارک کے درمیان ان جہازوں کو چلائے گی۔

نئی دہلی ۲۵ مئی۔ راجہ صاحب سلیم پور نے آج ایک بیان دیتے ہوئے ہندوستانی لیڈروں سے اپیل کی۔ کہ جب تک لڑائی جاری ہے۔ اس وقت تک وہ اپنے تمام جھگڑوں کو دور کر کے متحد ہو جائیں۔ جنگ ہندوستان کے دروازے پر پہنچ گئی ہے۔ ہمارا پہلا کام اس وقت یہ ہونا چاہیئے کہ ہم اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھ دیں۔ اگر برطانیہ ہار گیا۔ تو ہندوستان ترقی کی منزل سے کوسوں دور چلا جائے گا۔ لیکن اگر جیت گیا۔ تو اسے آزادی مل جائے گی۔ آخر میں آپ نے اپیل کی۔ کہ جب تک لڑائی ختم نہ ہو۔ سب سیاسی پارٹیوں کو توڑ دیا جائے۔

کلکتہ ۲۵ مئی۔ بنگال اسمبلی کے سپیکر نے ہاؤس آف کامنز کے سپیکر کو پارلیمنٹ کی عمارت پر جرمن بمباری کے متعلق ہمدردی کا تار بھیجا تھا۔ جس کے جواب میں ہاؤس آف کامنز کے سپیکر نے شکریہ ادا کیا ہے۔

بمبئی ۲۵ مئی۔ مڈل ایسٹ کی ہندوستانی فوج کو آرام کی کئی چیزیں بھیجی جاتی ہیں چنانچہ چند دن ہوئے۔ چھ لاکھ بیڑیاں ایک لاکھ سگریٹ۔ رسالوں کے ۵۵ بنڈل۔ اور مٹھائی کی ۳۲ پیٹیاں بھیجی جا چکی ہیں۔ ملایا کی ہندوستانی فوجوں کو بھی بہت سی چیزیں بھیجی گئی ہیں۔

بمبئی ۲۵ مئی۔ بمبئی کی حالت کافی سدھر گئی تھی۔ مگر آج تیسرے پہر پھر خراب ہو گئی۔ اور چھرا گھونپنے سے دو موتیں واقع ہو گئیں۔ تین آدمی سخت گھائل ہونے کی حالت میں ہسپتال میں داخل کئے گئے۔ ایک دوکان کو لوگوں نے آگ لگانے کی کوشش کی۔ اس وقت تک پانچ سو آدمی گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

احمد آباد ۲۵ مئی۔ مقامی حالات تیزی سے سدھر رہے ہیں۔ آج تیسرے پہر چھرا گھونپنے کی صرف ایک واردات ہوئی۔ وہ لوگ جنہوں نے شہر چھوڑ دیا تھا واپس آ رہے ہیں۔

انقرہ ۲۴ مئی۔ کل رات ترکی کے مختلف حصوں میں زلزلہ آیا۔ سرکاری عمارتوں کو بہت بھاری نقصان پہنچا۔ کئی مقامات پر جانی و مالی نقصان بھی کافی ہوا۔ انقرہ براڈکاسٹنگ سٹیشن کی عمارت کو بھی نقصان پہنچا۔

لنڈن ۲۴ مئی۔ تیرانا (البانیہ) سے سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے۔ کہ ۱۷ مئی کو ایک یونانی نے البانیہ کے وزیر اعظم پر جو شاہ اٹلی کے ساتھ گھوڑے پر سوار تھا۔ کئی فائر کئے۔ مگر سب چوک گئے۔ جب وہ گرفتار کیا گیا۔ تو اس نے بتایا کہ اسے گورنمنٹ کے خلاف ذاتی رنجش ہے۔

لنڈن ۲۴ مئی۔ ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سپین میں قریباً ۸۰ ہزار جرمن سپاہی پہنچ چکے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی